سوال

(30) دو سجدوں کے درمیان بائیں ہاتھ سے گھٹنا پکڑنا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دو سجدوں کے درمیان بائیں ہاتھ سے گھٹنے کو مضبوطی سے پکڑلیں یا ران پر رکھیں؟ احناف ہاتھ ران پر رکھنے کا کہتے ہیں جبکہ ہمارا (یعنی اہلحدیث) عمل گھٹنے پکڑنے کا ہے، دلیل کی نشاندہی کردیں۔ (شمس الرحمن۔ کراچی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس بارے میں کوئی صریح صحیح حدیث میرے علم میں نہیں، تاہم دو سجدوں کے درمیان کچھ دیر بیٹھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ (صحیح بخاری: 820 صحیح مسلم: 471(1057)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ: قَدْ نَسِيَ"

"اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) دو سجدوں کے درمیان (بیٹھتے تھے) حتیٰ کہ کہنے والا کہتا تھا: آپ بھول گئے ہیں (صحیح البخاری: 821، صحیح مسلم: 472(1040)

صحیح بخاری (6251) کی ایک بالکل صحیح اور محفوظ حدیث میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا:

"ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا, ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا, ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا, ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا"

"پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کر، پھر سجدے سے اٹھ کر اطمینان کے ساتھ بیٹھ جا، پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کر، پھر سجدے سے اٹھ کر اطمینان کے ساتھ بیٹھ جا۔"

ان احادیث سے دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا ثابت ہے۔

تمام صحیح العقیدہ مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ دو سجدوں کے درمیان دونوں رانوں پر دونوں ہاتھ رکھنے چاہئیں اور اجماع شرعی حجت ہے۔

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک روایت میں آیا ہے کہ :

"وسجد فوضع يديه حذو أذنيه ثم جلس فافترش رجله اليسرى ثم وضع يده اليسرى على ركبته اليسرى ووضع ذراعه اليمنى على فخذه اليمنى ثم أشار بسبابته ووضع الإبهام على الوسطى، وقبض سائر أصابعه، ثم سجد فكانت يداه حذاء أذنيه"

"اور آپ نے سجدہ کیا تو دونوں ہاتھ کانوں کے پاس رکھے، پھر آپ بیٹھ گئے تو بایاں پاؤں بچھایا پھر بایاں ہاتھ اپنے بائیں گھٹنے پر رکھا اور دائیں ذراع (بازو) اپنے دائیں ران پر رکھا، پھر شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا و درمیانی انگلی پر انگوٹھا رکھا اور ساری انگلیاں بند کر لیں۔ پھر سجدہ کیا تو آپ کے دونوں ہاتھ دونوں کانوں کے قریب (رکھے ہوئے) تھے۔ (مسند احمد 4/317، ح18858)

اس روایت کی سند میں سفیان بن سعید الثوری راوی مدلس ہیں اور سند عن سے ہے، لہذا یہ روایت اصول حدیث کی رُو سے ضعیف ہے۔ جو لوگ اصول حدیث کے مخالف یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ ہر مدلس کی عن والی روایت صحیح ہوتی ہے، الا یہ کہ کسی خاص روایت میں تدلیس ثابت ہو جائے یا سفیان ثوری مدلس کی عن والی روایت بھی صحیح ہوتی ہے تو ان لوگوں کے اصول کی رو سے یہ روایت صحیح ہے، لہذا انھیں اس پر عمل کرنا چاہیے۔!

ہمارے نزدیک یہ روایت ضعیف و مردود ہی ہے اور اس باب میں اصل اعتماد اجماع پر ہے۔ رہا یہ مسئلہ کہ بائیں گھٹنے کو مضبوطی سے پکڑنا چاہیے یا ہاتھ رکھ دینے چاہئیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس بارے میں کوئی صریح دلیل مجھے معلوم نہیں، لہذا بہتر یہی ہے کہ جمہور صحیح العقیدہ مسلمانوں کے عمل کو مد نظر رکھتے ہوئے دونوں رانوں یا دونوں گھٹنوں پر اس حالت میں دونوں ہاتھ رکھ دیے جائیں۔ واللہ اعلم۔ (2/فروری 2013ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد3۔ نماز سے متعلق مسائل- صفحہ112

محدث فتویٰ